مرثیہ (۱۲)

لب پر چھڑی ہے قاسمؑ گل پیرہن کی بات

(۱)

لب پر چھڑی ہے قاسمؑ گل پیرہن کی بات
وابستہ ہے اصول سے صلحِ حسنؑ کی بات
گلشن بنی ہوئی ہے عروسِ سخن کی بات
فردوس تک ہے مظہر غنچہ دہن کی بات
بچہ کی جنگ دیکھ کے خیبر شکن کہو
شیریں دہن کی موج کو نہر لبن کہو

(۲)

بزم سخن ہو ایسی کہ روشن ضمیر ہو
الفاظ بے مثال ہوں حق کی لکیر ہو
ایسی زباں ہو جس میں شکراور شیر ہو
جو بیت ہو ادائے مطالب میں تیر ہو
لہجہ کہے ضرور سبب بے مثال ہے
اس مرثیہ کی بات شریعت کی ڈھال ہے

www.emarsiya.com

(۳)

آئینہ بے مثال ہے تصویر لاجواب
سرخی کی آبرو میں ہے تحریر لاجواب
بچپن ہے دستگیر کہ شمشیر لاجواب
نصرت کے دائرے میں ہے تقدیر لاجواب
ایسی جو آبدار اگر زندگی ملے
خلدِ بریں کے باب کھلیں روشنی ملے

(۴)

آل نبیؐ کی دی ہوئی عزت ہے زندگی
شبیرؑ سے ملے وہ ضمانت ہے زندگی
اللہ جانتا ہے شہادت ہے زندگی
نصرت میں شاہِ دیں کی عبادت ہے زندگی
اس زندگی کا ذکر ہے قرآں میں صاف صاف
جنت عیاں ہے قلبِ درخشاں میں صاف صاف

(۵)

شیریں ہے شہد سے یہ کچھ ایسی ہے زندگی
غیرت نما صفات کی عینی ہے زندگی
نصرت نصیب لوگوں کی غیبی ہے زندگی
ہے اصل زندگی یہی جیسی ہے زندگی
یہ زندگی جو صاف نمایاں ہے فرش پر
اس زندگی کی روح کا چرچا ہے عرش پر

www.emarsiya.com

(۶)

تقویتِ عمل ہو وہ عنوان چاہئے
دل کو نجات پانے کا سامان چاہئے
اب زندگی کو عرش کا عرفان چاہئے
تفسیرِ اہلبیتؑ کا قرآن چاہئے
جو بات مستند ہے وہ آل نبیؐ کی ہے
معراج تک پہونچنے میں صورت علیؑ کی ہے

(۷)

اس زندگی و موت کا احساس جب بڑھا
موسیٰ جو کوہِ طور پہ پہنچے تو کیا ہوا
آئی صدائے غیب کہ ٹھہرو وہیں ذرا
جلوؤں کے دیکھنے کی تمنا ہے کیوں بھلا
وہ روشنی ہوئی کہ یہ غش کھا کے گر پڑے
بجلی کی وہ کڑک تھی کہ تھرّا کے گر پڑے

(۸)

پیدائش علیؑ سے یہ کعبہ علیؑ کا ہے
کشتیِ نوح کو بھی سہارا علیؑ کا ہے
جس کی زباں پہ دیکھئے چرچا علیؑ کا ہے
اس پوری کائنات میں جلوہ علیؑ کا ہے
سمٹی ہوئی جہاں کی عبادت علیؑ سے ہے
جنت کی مومنوں کو بشارت علیؑ سے ہے

www.emarsiya.com

(۹)

مانا حصولِ نطق یہ کلمہ نبیؐ کا ہے
پر تو یہ عکسِ خاص بھی نورِ علیؑ کا ہے
جلوہ جہاں میں جو ہے نبیؐ کے وصی کا ہے
جو کچھ بھی ہے یہ حسنِ مجسم سخی کا ہے
ایسا نہ ہو تو سارا زمانہ عجب رہے
ابنِ سخی نہ ہو تو یہ دنیا ہی کب رہے

(۱۰)

یوسفؑ کے حسن کی جو مثالیں ہیں جا بجا
آئینۂ صفاتِ مقدس کی ہے عطا
تم نے علیؑ کے حسن کو دیکھا ہی کب سنا
ہے کون ب کے نقطہ میں پہچانتے ہو کیا
اِس نور میں ہیں پنجتن پاک جان لو
ابتو حسنؑ حسینؑ کا احسان مان لو

(۱۱)

یہ حسنِ مصطفیٰؐ کی محبت کا فیض ہے
حیدرؑ ترے جمال کی شدت کا فیض ہے
یوسفؑ کے قلب و دل کی طہارت کا فیض ہے
اور حشر تک ظہور امامت کا فیض ہے
ہے کس قدر سخی مرے آقا کی زندگی
پلٹائی جس نے حسنِ زلیخا کی زندگی

www.emarsiya.com

(۱۲)

یوسف تُلے ہیں جس میں وہ میزان یاد کر
اسمائے پنجتن کے، وہ احسان یاد کر
کس حُسن کی عطا ہے وہ پہچان یاد کر
حافظ کبھی سمجھ کے بھی قرآن یاد کر
کس کس طرح علیؑ کی فضیلت بیاں کروں
کس معرفت کو شاہ کی وردِ زباں کروں

(۱۳)

اس عالم فنا میں بقا پنجتن کی ہے
چلتی ہے جس طرف کو ہوا پنجتن کی ہے
دنیا میں نکہتوں کی فضا پنجتن کی ہے
گلشن کی ایک ایک ادا پنجتن کی ہے
اس زندگی کے سائے میں جنت انہی کی ہے
یہ مالکِ بہشت ہیں دولت انہی کی ہے

(۱۴)

طوفاں میں ساتھ جتنے نبیؑ کے تھے گل بدن
ایماں شناس نوح کے ساتھی تھے ہم سخن
سب غرقِ آب ہو گئے جتنے تھے خندہ زن
ہردم، جہاز نوح کا لنگر تھے پنجتن
جس جس کے لب پہ اصل سخن زندگی کا تھا
وہ بچ گئے شمار جنہیں بندگی کا تھا

www.emarsiya.com

(۱۵)

مولائے کائنات کی سیرت ہے زندگی
چودہ نفوسِ حق کی محبت ہے زندگی
عظمت شعارِ شانِ رسالتؐ ہے زندگی
نورِ خدا ہے جس کی عبادت ہے زندگی
اس زندگی کے درس کو آئے ہیں انبیاء
ایسے پیام ساتھ میں لائے ہیں انبیاء

(۱۶)

یونسؑ کے قلب میں بھی محبت علیؑ کی ہے
موسیٰؑ کو رودِ نیل میں قربت علیؑ کی ہے
عیسیٰؑ کو بھی فلک پہ ضرورت علیؑ کی ہے
پہنچی خلیلؑ تک جو بصیرت علیؑ کی ہے
اِن سب کو زندگی کی بشارت علیؑ نے دی
ہر امتحانِ صبر میں ہمت علیؑ نے دی

(۱۷)

دنیا میں واجبات کی دولت علیؑ سے ہے
عالم کی زیب و زینِ شریعت علیؑ سے ہے
قرآن میں بھی نطقِ بلاغت علیؑ سے ہے
ہر گام پر شعارِ حفاظت علیؑ سے ہے
اسلام میں جو ظاہر و باطن علیؑ نہ ہوں
کچھ بھی نہ ہو جو فرض کے ضامن علیؑ نہ ہوں

www.emarsiya.com

(۱۸)

لب پر فصیح زورِ کلامی علیؑ سے ہے
شانِ خدا ہے نسل امامی علیؑ سے ہے
اسلام کی بقائے دوامی علیؑ سے ہے
امداد ہر طرح کی عوامی علیؑ سے ہے
اس ارض و آسماں میں ہے جو کچھ علیؑ کا ہے
حکم خدا سے جو ہے نبیؐ کے وصیؑ کا ہے

(۱۹)

برجِ شرف سے دستِ سخاوت علیؑ کا ہے
اعلیٰ صفات و حسن نجابت علیؑ کا ہے
قرآن میں بھی حسنِ طہارت علیؑ کا ہے
سجدوں کے ساتھ درسِ عبادت علیؑ کا ہے
شیر خدا کا اُنس جو پایا رسولؐ نے
نادِ علیؑ کو پڑھ کے بلایا رسولؐ نے

(۲۰)

فرزند لاجواب ہیں دونوں حسنؑ حسینؑ
عالم میں انتخاب ہیں دونوں حسنؑ حسینؑ
رتبوں میں بے حساب ہیں دونوں حسنؑ حسینؑ
ہر طرح کامیاب ہیں دونوں حسنؑ حسینؑ
اک صلح کی فصیل کو تیار کر گیا
اک جنگ سے زمانے کو بیدار کر گیا

www.emarsiya.com

(۲۱)

بڑھنے لگے ہیں ماتمی دستے قطار سے
ہر سو صدائے حق ہے گلِ لالہ زار سے
گلشن مہک رہے ہیں حسینؑ بہار سے
جنت قریب تر ہے عزا کے نکھار سے
ہر سو لبوں پہ دھن میں سبک رو سلام ہیں
نطقِ قلم سے کرب و بلا کے پیام ہیں

(۲۲)

سبز و سیاہ رنگ چمکتے ہیں ہر طرف
گلشن نژاد سہرے مہکتے ہیں ہر طرف
کوثر کے ایسے جام چھلکتے ہیں ہر طرف
شبنم کی طرح اشک برستے ہیں ہر طرف
سب پر عزائے شہ کا جو کیف و سرور ہے
ہر اک شرابِ آلِ محمدؐ سے چور ہے

(۲۳)

مہکا ہوا ہے ساقیٔ کوثر سے میکدہ
خوش رنگ ہے جمالِ منور سے میکدہ
چھلکا ہے عکسِ فاتحِ خیبر سے میکدہ
فردوس بن گیا ہے مقدر سے میکدہ
جلوہ جہاں میں قاسم گل پیرہن کا ہے
خوشبو کا طور آج بھی مشکِ ختن کا ہے

www.emarsiya.com

(۲۴)

آؤ سنائیں حضرت قاسمؑ کا حالِ زار
نصرت میں شاہِ والا کی رہتے تھے بیقرار
کمسن کچھ اس قدر تھے کہ ہوتا نہ تھا شمار
گل کی طرح بنے تھے وہ سب کے گلے کا ہار
ایسے سپاہیوں کی ادا جانتے تھے شاہ
گلشن کے رازِ حُسن کو پہچانتے تھے شاہ

(۲۵)

خیمہ میں ماں سے کہتے تھے قاسمؑ بصد ملال
عمو خفا ہیں رد مرا کر دیتے ہیں سوال
حسرت سے دیکھتے ہیں مجھے کہہ کے نونہال
کہتے ہیں تم تو ہو مرے بھائی حسن کے لال
اماں رضائے جنگ کا ملنا محال ہے
اب جنتی لباس کا سِلنا کمال ہے

(۲۶)

اس رن میں آج عون و محمدؑ ہوئے نثار
نرغے میں گھر چکے ہیں شہنشاہِ ذی وقار
طعنوں پہ طعنے دے چکے دشمن ہزار بار
عزت اسی میں ہے کہ کروں جنگ زوردار
دکھلاؤں اپنے جد کے شعور و شعار کو
شر کا مزا چکھاؤں ہر اک نابکار کو

www.emarsiya.com

(۲۷)

یہ اور بات ہے کہ مثالی نہیں ہوں میں
کوئی بتائے کیا کہ سپاہی نہیں ہوں میں؟
مشقِ اصول جنگ کا عادی نہیں ہوں میں؟
آجائے حق پہ بات تو غازی نہیں ہوں میں؟
تن پر مرے لباس جو ہے سبز رنگ کا
شاید اِسی سے ملتا نہیں اذن جنگ کا

(۲۸)

بچپن میں مرے دادا نے چیرا ہے اژدہا
قصہ سنا ہے میں نے بھی خیبر کی جنگ کا
وہ مارتے نہیں تھے کسی کو بھی بے خطا
کمسن ضرور ہوں مگر اتنا بھی صبر کیا
ظلم و ستم چچا پہ ہوں میں دیکھتا رہوں
ظالم اب انتہا پہ ہوں میں دیکھتا رہوں

(۲۹)

پہچانتا ہوں خوب زبر اور زیر کو
میں جانتا ہوں ظلم کے اس ہیر پھیر کو
مارا ہے ظالموں نے جب ایسے شیر کو
چھوڑا نہیں ہے شر نے کسی بھی دلیر کو
مل جائے اذن جنگ تو سب کو بتاؤں گا
اب کربلا کی جنگ کو خیبر بناؤں گا

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

(۳۰)

اماں بتایئے کوئی تدبیر کوئی راہ
آمادۂ قتال ہیں اِس وقت روسیاہ
چاروں طرف ہے تیروں کی بوچھار بے پناہ
لگ جائے کوئی تیر چچا جان کو نہ آہ
دادی اگر چہ پوچھیں گی جادے ثواب کے
پہلو بھلے نکالیے اماں جواب کے

(۳۱)

یہ سن کے بولیں مادرِ قاسمؑ سنو ذرا
تعویذ پڑھکے دیکھو تو اس میں لکھا ہے کیا
بابا تمہارے کہتے تھے مجھ سے بصد بُکا
پروانہ لکھ رہا ہوں میں جنت کی راہ کا
پڑھنا یہ اُس گھڑی کہ جہاں غم شدید ہوں
جب حق کے راستے میں ستمگر مزید ہوں

(۳۲)

قاسمؑ نے ماں کے حکم سے تعویذ جو پڑھا
اُس میں لکھا ہوا تھا کہ جب پہنچو کربلا
دشمن ہمارے بھائی کو گھیریں گے جابجا
نصرت میں حق کی دیکھو تامل نہ ہو ذرا
بیٹا یہ خط نہیں ہے وصیت ہماری ہے
حق ہے یہاں عزیز کہ اب جان پیاری ہے

www.emarsiya.com

(۴۳)

نصرت کے واسطے نہ پس و پیش ہو نہ کد
ظلم یزید کی کوئی باقی نہیں ہے حد
اماں اب اس سے بڑھ کے نہیں کوئی بھی سند
اب میرے حق میں ہے یہی تحریر مستند
بیشک ہمارے بابا کا یہ حکم نامہ ہے
لکھا ہے جو پدر نے وہی یہ زمانہ ہے

(۴۴)

پہنچے خوشی خوشی لئے تعویذ خوش بیاں
کہتے ہوئے کہ پڑھیے چچا جان ہے عیاں
بولے حسین ابن علی بولو جانِ جاں
اس دم مزا ہے موت کا کیا، عرش درمیاں
اس وقت موت شہد سے شیریں ہے اے حضور
مرضیِ حق اِس عہد سے شیریں ہے اے حضور

(۴۵)

تعویذ جو پڑھا تو وصیت تھی بھائی کی
یہ حکم کیا تھا صرف قیادت تھی بھائی کی
تحریک جنگ میں بھی بصیرت تھی بھائی کی
قاسم کے ساتھ ساتھ فضیلت تھی بھائی کی
شیر خدا کی شان کا جلوہ اِسی میں تھا
کیا تھا کلامِ پاک کا چہرہ اسی میں تھا

(۳۶)

خط پڑھ کے خوب روتے رہے شاہ دوسرا
باہیں گلے میں ڈال کے کہتے تھے مہ لقا
تم یاد گار بھائی کی ہو مرضی خدا
ایسا کرو جہاد کہ حیدرؑ سی ہو ادا
غش آگیا حسین علیہ السلام کو
گھیرے تھے انبیائے صداقت امامؑ کو

(۳۷)

عباسؑ نے سوار کیا دے کے راہوار
چلائے اشقیاء یہ حسنؑ کا ہے ورثہ دار
ٹھہرو، پرے جماؤ، نہ بھاگو، ہو ہوشیار
آواز تھی یہ شمر ستمگر کی، بار بار
ایک ایک لڑنے جاؤ یہ پوتا علیؑ کا ہے
اب زعم، میں نہ آؤ یہ پوتا علیؑ کا ہے

(۳۸)

چلایا شمر ارزق شامی ادھر تو آ
گر پہلواں بڑا ہے تو بچہ سے لڑنے جا
کہتا نہ تھا کہ میں ہوں جوہر ذرا دکھا
اب جا کے ننھے بچہ سے قوت کو آزما
بچہ کو دیکھ پوتا یہ شیر خدا کا ہے
اس میں وقار حسن بھی مشکلکشا کا ہے

www.emarsiya.com

(۳۹)

رہوار کیا سدھا ہوا عباسؑ نے چُنا
کمسن ہے شہ سوار یہ، پہچانتا وہ تھا
قاسمؑ کو دُلکی چال سے میداں میں لے چلا
کیا چال ڈھال تھی وہ چمکتا تھا برق سا
گھوڑے میں جو ادا تھی عجیب و غریب تھی
اپنی عرب کی نسل میں ذاتِ نجیب تھی

(۴۰)

باجوں کا ایک شور تھا قاسمؑ کی راہ میں
اک حشر سا اُٹھا تھا یزیدی سپاہ میں
جو تھا وہ ڈھاٹا بند تھا فوجِ تباہ میں
موچھوں پہ تاؤ دیتے تھے موذی گناہ میں
کمسن سمجھ کے ڈراتے تھے رو سیاہ
چاروں طرف سے شور مچاتے تھے رو سیاہ

(۴۱)

بھولے ہوئے تھے رنمیں ستمگر، خدا کی شان
کیا جانتے تھے وہ کہ ہے قاسمؑ میں آن بان
یکتائے ذوالفقار ہے یہ سارا خاندان
تھی فوجِ ظلم آلِ پیمبرؐ سے بدگمان
ازرق نے چھوٹے بیٹے کو بھیجا لڑائی کو
اسنے بھرا ذرا سی جہنم کی کھائی کو

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

(۴۲)

وہ تلملا کے چیختا چنگھاڑتا بڑھا
اور دوسرے سے بولا سر اِسکا اُتار لا
دیکھا نہ تو نے بھائی ترا منہ کی کھا چکا
اب تو بھی جا کے زورِ شجاعت ذرا دکھا
وہ بھی بڑھا تو اس کو بھی قاسمؑ کے وار نے
دو کر دیا لپکتی ہوئی تیز دھار نے

(۴۳)

پھر تیسرا بھی آ کے اُسی طرح چل بسا
چوتھا پسر بھی گر جا مگر منہ کی کھا گیا
جہلا کے فیل تن بھی گرجتا ہوا بڑھا
مارا ہے چاروں بیٹوں کو کہتا تھا بے حیا
بولا کہ تم دلیر ہو شیروں کے شیر ہو
اب آؤ بڑھ کے جامِ اجل پی کے سیر ہو

(۴۴)

قاسمؑ نے مسکرا کے کہا اس سے اے شقی
تجھ کو نہیں ہے خوف الٰہی ذرا سا بھی
بیکار تو نے اپنی تباہی سے جنگ کی
جالوٹ جا اسی میں بھلائی ہے اب تری
اُس نے کہا کہ آیا ہوں بدلا چکانے کو
حیدرؑ کا زور نکلا ہوں میں آزمانے کو

(۴۵)

ازرق سنبھالتا تھا بڑھائے ہوئے سپر
قاسمؑ سے اس قدر وہ ڈرا تھا جو بے نہر
رہ رہ کے ہانپتا تھا سنبھالے ہوئے جگر
قاسمؑ بھی اس کو موت کی دیتے رہے خبر
غصہ میں چیختا تھا کہ آفت مچائے تھا
بیٹوں کا حشر اپنی سپر پر اٹھائے تھا

(۴۶)

یلغار ہو کا شور مچا تھا لڑائی میں
اک نیمچہ چمکتا تھا ایسا لڑائی میں
عباسؑ کے ہنر کا تھا چرچا لڑائی میں
خیبر شکن کا پوتا تھا پیاسا لڑائی میں
شمر لعیں بھی اپنی جگہ بدحواس تھا
بچہ کی جنگ دیکھ کے لشکر اداس تھا

(۴۷)

گھوڑا جھکائی دیتا تھا ازرق کے وار کو
کچھ بھی نظر نہ آتا تھا اُس نابکار کو
پنی میں کھائے جاتا تھا گرد و غبار کو
پھر کوستا تھا اپنے مقدر کی ہار کو
کہتا تھا ہائے کتنے غضب کی لڑائی ہے
اے شمر آ کے میری مدد کر دہائی ہے

www.emarsiya.com

(۴۸)

تیروں کا منہ برسنے لگا چار سمت سے
چلتی تھی سائیں سائیں ہوا چار سمت سے
رد و بدل میں شور مچا چار سمت سے
فوجوں کی تھی یہ رن میں صدا چار سمت سے
یہ لاڈلا حسنؑ کا غضب کا سپاہی ہے
ازرق کی اُس سے پہلو بہ پہلو لڑائی ہے

(۴۹)

قاسمؑ نے دے کے کاوا اِدھر وار جو کیا
شاباش بڑھ کے حضرت عباسؑ نے کہا
دو ٹکڑے ہو کے ازرقِ شامی اُدھر گرا
آنے لگی فلک سے یہ آواز مرحبا
جلوہ یہی تھا نصرتِ حق کی اُمنگ کا
نقشہ نظر میں پھر گیا حیدرؑ کی جنگ کا

(۵۰)

شمر لعیں نے چیخ کے آواز دی بڑھو
قاسمؑ کو یوں نہ جانے دو رستہ میں گھیر لو
برساؤ جلد تیروں کو اے شامیو ں سنو
بھالے چلا کے کوفیوں رو کو دلیر کو
بچہ نہیں علیؑ کے گھرانے کا شیر ہے
پتھر چلانے والوں بھلا کیسی دیر ہے

www.emarsiya.com

(۵۱)

برتا نہ دشمنوں نے کسی بھی اصول کو
دوڑائے گھوڑے شمر نے اُڑوا کے ڈھول کو
ایسا لہو سے تر کیا جنت کے پھول کو
تیر و تبر سے مار کے پیاسے ملول کو
قاسمؑ کی تھیں صدائیں چچا آیئے چچا
یلغار کے حصار سے لے جایئے چچا

(۵۲)

حملہ کیا جو شیرِ علیؑ نے دھاڑ کر
گھوڑے سوار بھاگے جہاں تھے اِدھر اُدھر
ٹاپوں کے بیچ آگئے قاسمؑ زمین پر
بولے بچا لو خلد سے آکر مجھے پدر
قاسمؑ پکارتے تھے چچا جلد آیئے
عمو بچایئے مجھے عمو بچایئے

(۵۳)

قاسمؑ پڑے تھے خاک پہ جب خون میں نہائے
پہنچے حسینؑ روتے ہوئے کہہ کے ہائے ہائے
پامال کر دیا مرے بچہ کو سب نے وائے
بیٹا پکارتے رہے تم اور ہم نہ آئے
بولو چچا کے لختِ جگر کچھ جواب دو
تشنہ دہن وقارِ نظر کچھ جواب دو

www.emarsiya.com

(۵۴)

بکھرے پڑے تھے لاش کے ٹکڑے زمین پر
شکنیں پڑی ہوئی تھیں دکھوں سے جبین پر
بیٹا نہ آنچ آنے دی تم نے بھی دین پر
ڈھائے ستمگروں نے ستم کیوں حسینؑ پر
ٹکڑے سمیٹے شہؑ نے تنِ پاش پاش کے
آثار کچھ سمجھ میں نہ آتے تھے لاش کے

(۵۵)

ماں کی صدا تھی آتے ہیں شبیرؑ ہائے ہائے
گٹھری میں کیا یہ لاتے ہیں شبیرؑ ہائے ہائے
رہ رہ کے روتے جاتے ہیں شبیرؑ ہائے ہائے
نوحہ کسے سناتے ہیں شبیرؑ ہائے ہائے
قاسمؑ پہ بولو کون سی آفت گذر گئی
قاسمؑ نہیں مرے یہی سمجھو میں مر گئی

(۵۶)

شہؑ نے خبر سنائی تو کہرام مچ گیا
گٹھری میں لاش آئی تو کہرام مچ گیا
ماں نے جبیں جھکائی تو کہرام مچ گیا
زینبؑ نے صف بچھائی تو کہرام مچ گیا
ناصرؔ غریب ماں تھی جو سکتہ میں آ گئی
دل کی مراد خاک میں اُس کو ملا گئی

www.emarsiya.com

(۵۷)

قاسمؑ مرے حسین گلستانِ کربلا
روشن ضمیر شمعِ شبستانِ کربلا
شیریں دہن حصولِ دبستان کربلا
مہمانِ قلب نغمۂ سنجان کربلا

سب زمزمے تمام ہوئے میرے دل کے چین
یہ بین کر کے ڈیوڑھی پہ روتے رہے حسینؑ

تمام شد

www.emarsiya.com